تِلۡکَ اٰیٰتُ اللّٰہِ نَتۡلُوۡہَا عَلَیۡکَ بِالۡحَقِّ فَبِاَیِّ حَدِیۡثٍۭ بَعۡدَ اللّٰہِ وَ اٰیٰتِہٖ یُؤۡمِنُوۡنَ (45/6)

یہ اللہ کی آیات جو حق کے ساتھ ہم پڑھتے ہیں، پھر ان اللہ کی حدیثوں (۲۳-۳۹) اور آیتوں کے بعد کونسی حدیث ہے جس پر یہ لوگ ایمان لائیں گے!

زندہ اللہ کا قرآن مُردہ لوگوں کے ایصالِ ثواب کے لیے کیوں؟

اور مُردہ اِماموں کے

خلافِ قرآن عُلوم

زندہ لوگوں کے مسائلِ حیات کے لیے کیوں؟

در مدرسہ کس را نہ رسد دعویٰ توحید
منزل گہ مردان موحد، سرِ دار است

کامل اس فرقہ زُہاد سے اٹھا نہ کوئی
کچھ ہوئے تو یہی رندانِ قدح خوار ہوئے

عَزِیزُ اللّٰہ بوہیو

قیمت =/10

سِندساگر اکیڈمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدارس عربیہ کے نصاب درس نظامی کا تعارف

مذہب کے نام پر ملک میں دینی مدارس میں رائج درس نظامی میں جو علوم و فنون پڑہائے جاتے ہیں، ان میں قرآن کو نظر انداز کردیا جاتا ہے کیونکہ ان مدارس کے علماء کے ہاں دینی فقہ کا ماخذ قرآن نہیں ہے۔ یہ لوگ مذہبی مسائل اور فتوے اہل فارس کی بنائی ہوئی حدیثوں سے اخذ کرتے ہیں اور فقہ و علم حدیث کو دین کا اصل قرار دیتے ہیں جبکہ دین کا اصل واحد صرف قرآن ہے۔ اس لیئے یہ اپنے سارے نصاب درس نظامی میں دینیات کے نام پر فقہ و حدیث کی بہت ساری کتابیں پڑہاتے ہیں۔ قرآن حکیم پہلے تو بلکل پڑہاتے ہی نہیں تھے مگر اب حکومت سے اپنی سند کو ایم اے کے برابر منوانے کیلئے نصابی کتابچہ میں رسمی حد تک ترجمہ قرآن پڑہانا شامل کیا گیا ہے۔ حقیقت میں یہ امت کے مولوی قرآنی احکامات کو مانتے ہی نہیں ہیں اور اسی سبب سے یہ مسلم امت کی اولاد کو مسائل حیات اور اصلاح زندگی کے لئے قرآن کے احکام نہیں سکھاتے کیونکہ اگر قرآنی احکام اور فہم القرآن کی تعلیم دیں گے تو اماموں کا تیار کردہ علم حدیث و فقہ جو سارے کا سارا خلاف قرآن ہے۔ اس کے بارے میں ہر طالب علم اپنے اساتذہ سے ضرور پوچھے گا کہ قرآن تو معاشیات، سماجیات، عمرانیات کی طرح کی عبادات کی تفصیل بتاتا ہے لیکن یہ علوم امامت اس کے سراسر خلاف اور مختلف کیوں ہیں؟ علاوہ ازیں مدارس میں علم حدیث کی ساری کتابیں ایک ہی سال میں پڑہائی جاتی ہیں۔ وہ بھی صرف تبرک کے طور پر فرفر پڑھ کر عبارت پوری کی جاتی ہے، باقاعدہ تفصیل سے اس لیے نہیں پڑھاتے کہ ان میں رسول اللہ واصحاب رسول پر گالیوں والی حدیثیں تفصیل سے پڑھانے کی باعث، علم حدیث کی قرآن دشمنی ظاہر ہو جائے گی۔

گر ہمین ست مکتب وملا_ کار طفلاں تمام خواہد شد

امامی علوم کے فاضلوں اور دانشوران امت اسلامیہ کی خدمت میں اپیل

تاریخ کے یہ مسلمہ حقائق ہیں کہ ہلاکو کے حملہ کے وقت خلافت اسلامیہ کے زوال کے ساتھ زمانہ نبوت سے جو ذخیرہ کتب امت مسلمہ کے علماء نے کتابوں کی صورت میں تیار کیا تھا ایک طرف ان جملہ کتب کو دریاء دجلہ میں ڈبو دیا گیا دیگر اطراف مملکت کے کتب کو جو بغداد سے دور تھے انہیں جلایا گیا ساتھ ساتھ سقوط بغداد کے وقت علماء کے سر کاٹ کر

انکے مینار بنائے گئے اور اسپین کے زوال کے وقت وہاں مسلم نام کا کوئی ایک بھی شخص زندہ نہیں چھوڑا گیا یعنی مسلم آبادیں جملہ کی جملہ قتل کی گئیں یا انہیں عیسائی بنایا گیا مطلب عرض کرنے کا یہ ہے کہ ان جنگوں میں جو قتل عام کیا گیا اس میں بالخصوص علما امت نشانہ بنے دوسرے نمبر پر علمی ذخائر کتب نشانہ بنے سو اسپین اور مملکت بغداد کے آپریشن کے دوران جو علمی ذخیرے نشانہ بنائے گئے ان کتابوں کو جلانے اور دریا برد کرنے کی خاص وجہ یہ تھی کہ وہ کتب، قرآنی علوم سے تیار کردہ تھے اور قرآن کے بتائے ہوئے فن تصریف آیات کی روشنی میں لکھے ہوئے تھے، پھر اس علمی خلا کو پر کرنے کیلئے جو پہلی صدی ہجری سے لیکر یہود مجوس و نصاری کی اتحاد ثلاثہ والی ٹیم نے علم قرآن کا مقابلہ کرنے اور اسمیں تحریفات معنوی کیلئے جو انڈر گراؤنڈ زیر زمین کی دام ہمرنگ کے طور پر علمی اور عملی تحریکیں چلائی ہوئی تھیں جنہوں نے علوم روایات، علوم باطنیہ علم تصوف کے کئی اسکول چلا کر الہامات اور القائات کی خانقاہیں قائم کی تھیں جن سب کا مقصد فکر قرآن، کہ انسان فکری طور پر آزاد پیدا کیا گیا ہے۔ (10_99) اور کمائی کا بنیاد محنت ہے (53_99) معاشی وسائل سب برابری کے اصول پر تقسیم کرنے ہونگے (10_41) مرد اور عورتیں برابر ہیں (1_4) عورتوں پر جبر کرنے کی بندش ہے (4_19) نکاح کی عمر کیلئے ذہنی رشد اور ساتھ جسمانی بلوغت بھی پکی جوانی (6_4) (40_67) (6_52) (46_15) کو پہنچنا لازمی قرار دیا، تو اسطرح کے کئی انقلابی سماجی معاشی معاشرتی اعلانات کو رد کرنے اور انکی معنوی تاویلیں اور تحریفیں
کرنے کیلئے جناب رسول اللہ کی طرف جھوٹی نسبتوں سے علم الحدیث کے نام پر قرآنی احکامات کو منسوخ کرنے کے حیلے کئے ہیں اور عالمی سامراج کے اتحاد ثلاثہ کے ان لے پالک دانشوروں کو امامت کے القاب سے میدان علم میں لایا ہے جنہوں نے اپنی جدا جدا فقہیں رد قرآن کیلئے اس علم حدیث سے اخذ کیں ویسے تو یہ سارے امام اپنی جدا جدا فقہی مسلکوں کے حوالہ جات سے امت مسلمہ کی وحدت کو فرقوں میں بتلا کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں لیکن انکے یہ سارے فرقے اور امام جدا جدا ہونے کے باوجود قرآن کی انقلابی فلاسفی کی مخالفت میں سب متحد ہیں۔

یہاں تک ان تھوڑی سی گذارشات کے پیش نظر ہماری درخواست ہے کہ جب ہمنے قرآن حکیم کے علوم کی طرف تھوڑی سی توجہ دی ہے جس سے معلوم ہوا ہے کہ قرآن پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ ہمنے جو آپ لوگوں کو عالمی سرمایہ داریت عالمی جاگیرداریت عالمی پاپائیت قارون فرعون اور ہامان کے تمثیلی ناموں سے انکی خلاف علم وحی عداوتوں کی داستانیں بیان کرکے سمجھائی ہیں اور یہ بھی سمجھایا ہے کہ فرعونی لاؤلشکر کے علمی دانشوروں جنکا

پیشوا ہامان تھا انکا ہم نے اپنی کتاب قرآن میں جو تعارف کرایا ہے کہ وجعلنا ہم ائمة یدعون الی النار و یوم القیامة لا ینصرون یعنی یہ لوگ جہنم کی آگ کی طرف بلانے کے امام بنے ہوئے ہیں (اس قسم کی امامت کو سمجھنے کیلئے ملاحظہ کریں آیات 38 سے 42 سورت القصص 28) سو اب جو قرآن نے امامی علوم کو انسان دشمن ثابت کرکے دکھایا ہے تو اب کیوں نہیں ان جملہ امامی روایات اور فقہوں کو دریا برد کرکے قرآن حکیم کو اصل واحد اور ماخذ تسلیم کرکے اس سے دینی نصاب تعلیم تیار کرکے اپنی درسگاہوں میں پڑھائیں، جناب زعماء امت مسلمہ! آپکی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ صدیوں سے قرآن حکیم کی تعلیمات امت مسلمہ کی درسگاہوں سے بے دخل ہیں تفقہ قرآن کیلئے قرآن کی بتائی ہوئی ٹرمنالاجی انظر کیف نصرف الا یات لعلھم یفقھون (6_65) پر بندش ہے مذہبی تعلیم کے خود کو فاضل اور دستار بند عالم دین کہلانے والے سارے مولوی علماء یہ لوگ مخالف قرآن امامی علوم کے عالم ہیں، ان مولوی لوگوں کے ہاں نابالغ بچوں کے نکاح جائز ہیں ایسے نکاحوں کی عقدیں اور رسوم یہ حضرات روپیوں کے عوض خود سرانجام دیتے ہیں ہمارے ملک کے دینی مدارس میں قرآن حکیم کی تعلیم تصریف آیات کی روشنی میں پڑہانے پر بندش ہے، اس طرح کی تعلیم قرآن حکیم صدیوں سے کعبۃ اللہ اور مسجد نبوی میں بھی یعنی مکة المکرمه اور مدینة الرسول سے بے دخل ہے وہاں بھی قرآن حکیم کی تعلیم پر اہل فارس کی قرآن دشمن روایات کا غلبہ ہے

پیچ کھاتے ہو حرم پھر بھی مسلمان ہو تم
دل میں سوچو تو ذرا صاحب ایمان ہو تم
زمانہ علم بغاوت اٹھاکے بیٹھا ہے
وہ اپنی موت کی سوگند کھاکے بیٹھا ہے
میں ملوکیت کے دامن کو کروں گا تار تار
ٹوٹ جائے گی مری مضراب سے کہنہ ستار
پھر میرے ہاتھ شرارت پہ اتر آئے ہیں
پھر کسی شاہی گریبان کو ڈھونڈو یارو

روایات سازوں کی قرآن سے نفرت کا اندازہ تو کرو جو علم روایات کی ایک بڑی کتاب مسلم، امام مسلم نامی نیشاپوری کی حدیث کی کتاب میں یہ بڑی گالی لکھی ہوئی ہے کہ شیطان لوگ جنہیں سلیمان نے سمندر میں جکڑ کر رکھا تھا وہ نکل کر لوگوں کو قرآن

سنائینگے ([1]) سو غور کیا جائے امت مسلمہ کے سارے ممالک کی مساجد میں بھی قرآن حکیم کے سمجھائے ہوئے معاشی معاشرتی مسائل حیات سے بائیکاٹ کیا ہوا ہے مساجد و مدارس دینی میں، امامی علوم والی مخالف قرآن تعلیم پڑھی پڑھائی جارہی ہے، ان امامی علوم کی روایات اور فقہوں کے قرآن مخالف ہونے کے ثبوت میں، میں متعدد کتابیں بھی لکھ چکا ہوں۔

موجودہ دور کے سامراج یعنی عالمی سرمایہ داروں کے آئی ایم ایف کے ڈائریکٹروں نے متعدد بار پاکستان میں آکر حکومت کے نمائندوں کو کہا ہے کہ آپ اپنے ملک کے مذہبی اداروں کے نصاب تعلیم میں کوئی تبدیلی نہ لائیں، انکو انکی پرانی ڈگر پر چلائے رکھیں انکی یہ ہدایت اور فرمائش ثابت کر رہی ہے کہ دنیا کے استحصالی لٹیرے قرآن کے معاشی نظام کو اپنے لئے موت سمجھ رہے ہیں، اس سے بچنے کیلئے مذہبی مدارس کے درس نظامی کو اپنے لئے چھتری سمجھتے ہیں، اسلئے وہ امت مسلمہ کی سیاسی قیادتوں پر جبر کر رہے ہیں کہ

مست رکھو ذکر و فکر صبحگاہی میں انہیں
پختہ تر کردو مزاج خانقاہی میں انہیں

جان لینا چاہیئے کہ آئی ایم ایف کے ان افسروں کو بخوبی علم تھا کہ جب جناب خاتم الانبیاء علیہ السلام نے اپنے منشور خاتم الکتب قرآن حکیم کی رہنمائی میں قیصر و کسری کی جڑیں اکھاڑ کر رکھدیں تو آگے چلکر ان کی باقیات نے جو امامت نامی تحریک قائم کرکے ان سے قرآن مخالف علوم روایات و فقہیں تیار کرائے تھے نیز قرآن کا تفسیر بجاء تصریف آیات کے تفسیر بالروایات لکھواکر اس سے قرآن کی انقلابی اصطلاحات صلواۃ، زکواۃ حج، عمرہ، صبر، شکر، مسجد، محراب کی معنوی تحریفیں مشہور کرادیں ان علوم کو پھر زوال سلطنت بغداد و اسپین کے بعد، پہلے والے تصریف آیات قرآن کے ہنر سے جو علوم تیار کرائے ہوئے تھے انہیں غرق دریاء کرکے پھر انکی جگہ ان امامی علوم کو درس نظامی کے نام سے مذہبی مدارس میں شروع کرایا گیا جنکے اثرات کو کسی دل جلے نے اسطرح بتایا کہ۔

گلا تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے تیرا
کہاں سے آئے صدا لاالہ الااللہ

یہی سبب ہے جو آئی ایم ایف والوں کے نمائندوں نے پاکستان کے حکام کو روکا کہ آپ اپنے مذہبی اداروں کی تعلیم کو درس نظامی والے نصاب میں محدود رکھیں

[1] صفحہ 10 قدیمی کتب خانہ کراچی

امت مسلمہ کے بہی خواہو! عالمی سامراج اور برطانوی اور امریکن جھنگل کی حویلیوں نے سعودی حکومت اور بھی دیگر مسلم ملکوں کے حکمرانوں کو حکم دیا ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ پرانے سامراج کے اتحاد ثلاثہ یہود، مجوس و نصاری نے جو خلاف قران علم حدیث ایجاد کرایا تھا، اور اسمیں تحریف قرآن کے عمل کو آسان بنانے کیلئے جو حدیثیں بنائی گئی تھیں کہ قرآن سات قرائتوں میں نازل کیا گیا ہے، سو اب وقت آگیا ہے کہ ان روایات کو بہانہ بناکر قرآن میں اختلاف قرائات کی آڑ لیکر ہر قرائت والے قرآن کے جدا جدا، ایڈیشن چھپواؤ! جس پر حکومت سعودی، مصر کویت وغیرہ نے قرائت کے نام سے ملاوٹ والے قرآن چھپوادئے ہیں۔ پھر دوسرے مرحلہ میں آگے چلکر روایات غیر متداولہ کی آڑ میں یہ عالمی سامراج والے امت مسلمہ کے حدیث پرست فرقوں کے نام سے اور خود مسلم حکومتوں سے قرآن میں خبر نہیں کہ کس کس قسم کی تحریفیں کرائینگے!!! اب یہ لوگ سوچ رہے ہیں کہ وہ ملاوٹ والے شائع کردہ نسخے کسطرح امت مسلمہ میں اور دنیا والوں میں تقسیم کریں میں عالمی سامراج اور اسکے غلام مسلم حکمرانوں اور قرآن مخالف فرقوں کو چیلنج کرتا ہوں کہ تمہارے یہ قرائتوں کے نام سے چھپوائے ہوئے ملاوٹی نسخہائے قرآن ہم امت میں، اور دنیا میں چلنے نہیں دینگے، سن لو! آل سعود اور انکے ہمنوا وہابیو!

آنے پائے نہ کوئی ورثہ نبوت کے قریب
دیکھئے خواجہ کونین کے دربان ہیں ہم
ہم نے روندا ہے زمانے میں فرنگی کا وقار
گرچہ مظلوم ہیں ہم بے سروسامان ہیں ہم
ہم نہ گھبرائینگے تعزیر زمانہ سے کبھی
وقت بھی جانتا ہے وقت کی پہچان ہیں ہم

ہمارا مطالبہ ہے کہ روایات ساز اور روایات سے فقہ ساز اور تاریخ ساز پہلے لوگ کبھی کے مرچکے ہیں انکی روایات سے ڈنکے کی چوٹ انکی قرآن دشمنی ثابت ہورہی ہے اسلئے ان علوم پر بندش بھی ڈالی جائے، امام بخاری نے اپنی کتاب میں کتاب النکاح کے باب من قال لانکاح الابولی باب نمبر 66 حدیث نمبر 114 میں لکھا ہے کہ جاہلیت کے زمانہ میں نکاح چار قسموں پر تھا۔ آگے حدیث میں نکاح والی عورتوں کو اپنے شوہروں کے علاوہ دوسرے لوگوں سے زنا کرانے اور بیج لینے کا تفصیل ہے اس حدیث کو صحیح ماننے سے اصحاب رسول پر تبرا اور گالی پڑتی ہے کہ وہ ایسے قسم کے نکاحوں کی پیداوار ہیں۔ جناب رسول اللہ کے چچا کا نام ان حدیثیں بنانے والوں نے گالی والا نام عباس بتایا ہے جسکی معنی ہے بگڑے ہوئے چہرہ والا، لغت کی کتاب تاج العروس نے لکھا ہے کہ العبس کی معنی ہے وہ

گو.بر اور پیشاب جو اونٹ کی دم کو لگ کر پھر سوکھ جاتا ہے۔ اور شروع اسلام کے ایک قومی سردار جو جناب رسول کے ددھیال سے تعلق رکھتے ہیں اور کئی اصحاب رسول کے دادا ہیں جسکا نام روایت سازوں نے امیہ لکھا ہے یہ نام گویا کہ ان سب کو رسول اللہ سمیت ایک گالی ہے کہ انکا دادا، امیہ تھا، امیہ یا اموی تھا اسمیں معنوی تلمیح بھی ہے اور لفظی اشباع بھی ہے بلکہ بجاء تلمیح اور اشباع کے ایک واضح گالی ہے یعنی وہ ماں والا کر کے پکارا جاتا تھا یعنی متعین طور اسکا باپ معلوم نہیں تھا یعنی وہ ولد زنا تھا جناب قارئین غور کیا جائے کہ کسی رائل فیملی کے قومی سردار کو کوئی بھی شخص ایسی گالی والے نام سے پکارنے کی مجال بھی نہیں رکھ سکتا۔ سوال کیا جاتا ہے کہ اگر یہ نام غلط ہیں جھوٹے ہیں تو صحیح نام کیا ہیں، جواب یہ ہے کہ جناب عالی آپکا صحیح علم سارا کا سارا سواء قرآن کے ہلاکو کے حملہ میں دریا برد کیا گیا اور جلادیا گیا آپکے علماء کے سر کاٹ کر انکے مینار بنائے گئے اور اسپین کے زوال کے وقت اگر آپ کے لاکھوں مسلمان قتل کیے گئے ایک بھی مسلم براء نام اسپین میں زندہ نہیں چھوڑا گیا تو کیا آپکے علوم کو انہوں سلامت چھوڑا ہوگا؟ اسلئے ہمارا مطالبہ ہے کہ ان قرآن دشمن امامی علوم کو بطور قصاص اور بدلہ کے سمندر کے حوالے کیا جائے اور جلایا جائے اور دینی ہدایات و قوانین سارے کے سارے قرآن حکیم سے لئے جائیں، اسلئے کہ دین کا اصل واحد قرآن ہے دوسرے تین نام نہاد علوم حدیث فقہ اجماع، قرآن کے خلاف ہیں، جو دشمنان اسلام نے ترتیب دیئے ہیں۔ سو ہماری تاریخ کے بڑے لوگوں کے صحیح نام ملیں یا نہ ملیں کسی کو ہم گالی والے ناموں سے کیوں پکاریں۔

کفر کی راہ میں کیوں کھوئے ہوئے ہو لوگو!
اپنے اللہ کے قرآن کو ڈھونڈو یارو
ہم نے آئین زمانہ سے بغاوت کی ہے
ہم نے اللہ کی قرآن کو لانا چاہا

ممکن ہے کہ کئی لوگ ہماری اس تحریر پر تشویش میں ہوں کہ اس قرآن نے مسلم امت کے چوروں لٹیروں کو کچھ نہیں کیا تو ہائی لیول کے یورپ و امریکہ کے پیٹ بھرے استحصالی لوگوں کو کیا کریگا، سو جان لینا چاہیئے کہ دنیا میں جتنے بھی نظام حکومت رائج ہیں وہ سب کے سب کسی نہ کسی فکر و فلسفہ کے بنیادوں پر قائم ہیں خواہ وہ عوام کے بھلے کے ہوں یا نقصان کے، ازل سے لیکر دنیا کے لٹیروں اور غریب عوام کی محنتوں کا استحصال کرنے والوں کے خلاف اللہ عزوجل نے ہمیشہ اور ہر دور میں مستضعفین اور لوٹے ہوئے بے سہارا لوگوں کو بچانے کیلئے انہیں میں سے کسی ایک کو نبوت عطا کر کے معاشی برابری اور معاشرتی اعلیٰ اخلاقیات کی تعلیم انبیاء علیہم السلام کی معرفت بذریعہ وحی کتابوں اور صحیفوں کی شکل میں

ارسال فرمائی ہے یہ وحی کی تعلیم جناب نوح علیہ السلام سے لیکر سیدنا محمد صلوات وسلام علیہ تک ایک ہی قسم کی تھی، جسکے کچھ حوالہ جات ہم اس اپیل کے شروع میں لکھ آئے ہیں، اس علم وحی کی تعلیم نے ایسے تو انقلابات لائے ہین جو تاریخ کے کئی فرعونوں ہامانوں قارونوں شدادوں نمرودوں کے تاجوں کو اچھال اچھال کر انقلابی کامریڈوں کے ٹھڈوں نے انہیں فٹ بال بنادیا، ان خدائی کے دعویدار بادشاہوں کے شاہی تخت انقلابیوں کے اشاروں سے الٹ دیئے گئے، جب یہ علم وحی کی آخری کتاب جناب خاتم الانبیا سلام علیہ کی معرفت بھیجی گئی تو آج کا سامراج عالمی مترفین کا آئی ایم ایف نامی گروہ بخوبی جانتا ہے کہ انکا قدیم مورث اعلیٰ روم اور فارس چکی کے دو پاٹوں کی مثل دنیا کی انسانی آبادی کو غلام بنا کر انہیں لوٹ رہا تھا، مسل رہا تھا، پیس رہا تھا، انہی ایام میں اللہ نے کمزور بنائے ہوئے انسانوں پر رحم کھایا اور بکریوں بھیڑوں اور اونٹوں کی چرواہی قوم میں سے علم وحی کی رہنمائی میں انقلاب لانے کیلئے آخری نبی بھیجا جسکی تیار کردہ انقلابی ٹیم نے روم و فارس یعنی قیصر و کسری کی سلطنت کے حصے بخرے ادھیڑ کر رکھدئے پھر یہ معاشی و معاشرتی مساوات کا انقلاب صدیوں تک قائم رہا جسے ان مترفین روم و فارس کی تلچھٹ نے اقوال رسول اور علم حدیث کے نام سے خلاف قرآن ایسا علم ایجاد کیا جس سے آل رسول خاندانی تقدس اور شخصیت پرستی کے ڈھکوسلوں سے مساوات کے فلسفہ کو ملیامیٹ کردیا آگے ایسے علم روایات کیلئے مشہور کردیا کہ اس علم روایات کے ہوتے ہوئے قرآن سے مسائل حیات اخذ کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اور علم حدیث کیلئے مشہور کیا کہ یہ علم اللہ کے علم قرآن کے اوپر قاضی ہے، یعنی حاکم ہے، محترم قارئین! میں کھل کر دعوی کرتا ہوں کہ امت مسلمہ کے حکمران اور امامی علوم کے علما اور ملاں اور متحد ہو کر قدیم عالمی سامراج کے ایجاد کرائے ہوئے قرآن دشمن علوم کی حفاظت کر رہے ہیں اور غیر مسلم سامراج آئی ایم ایف والے بشمول سعودی حکمران ہر وقت خائف رہتے ہیں کہ بقول علامہ اقبال کہ، جو راز قل العفو میں پوشیدہ ہے اب تک اس دور میں شاید وہ حقیقت ہو نمودار یعنی ضرورت سے زائد شی پر تمہاری مالکی نہیں ہوگی اسے مستحقین کیلئے خرچ کرنا ہوگا، علامہ اقبال نے مساجد کے علماء کیلئے بھی کہا ہے کہ اس راز کو کیا سمجھے دو رکعت کا امام علامہ صاحب کے بقول دو رکعت کا امام مولوی صاحب قرآن کا فلسفہ معیشت اسلئے نہیں سمجھے گا جو اس نے تو جاگیرداری کے جواز کی حدیثیں پڑھی ہیں اور بیع مضاربت کے جواز والی امامی فقہیں پڑھی ہیں، اسلئے مسلم سرمایہ دار اور غیر مسلم سرمایہ دار قرآن دشمنی میں متفق اور متحد ہیں دونوں کی دوستی امامی علوم کے فاضل مولویوں سے پکی ہے اور رہیگی۔ ایک مولوی کو جب ہم قرآن کے مسائل حیات یعنی معاشی مساوات، نابالغ بچوں کی شادیوں پر بندش، مردوں

اور عورتوں کی برابری، وغیرہ کے قوانین سناتے ہیں تو وہ انہیں ماننے اور قبول کرنے سے
انکار کرتا ہے، لیکن جب سوویت انقلابیوں کو عبیداللہ سندھی نے لینن کی حیاتی میں ماسکو
میں جاکر بتایا کہ قرآن حکیم ذاتی ملکیت کا انکار کرتا ہے سامان معیشت کیلیئے برابری کا حکم
دیتا ہے تو کمیونسٹ کامریڈ کہنے لگے کہ اب تو ہم مارکسزم کو لاگو کرچکے ہیں اسکے باوجود ہم
آپکی کتاب قرآن کے ان قوانین کو قبول کرتے ہیں پسند کرتے ہیں اور اپنی ریاست میں
نافذ بھی کرینگے لیکن صرف ایسا نظام اگر آپکے کسی بھی مسلم ملک میں رائج اور رواں
دیکھیں گے تو یقینا ہم بھی اپنے ہاں قران کا نظام اسلام چلائینگے، کامریڈوں کے اس سوال کا
جواب مولانا صاحب کے پاس نہیں تھا یعنی دنیا میں کسی بھی مسلم ملک میں قرآن کا نظام
معیشت والا قانون عملا نافذ نہیں تھا میرا مطلب یہ ہے کہ سوویت یونین کے انقلابی لوگ
امامی علوم سے واقف نہیں تھے اسلیئے انہوں نے جلد ہی قرآن والے نظام اسلام کو قبول
کردیا، لیکن مسلم امت کے علما اور عوام نے قرآن نہیں پڑھا ہے انہوں نے صرف رد قرآن
والے امامی علوم پڑھے ہیں اسلیئے وہ قرآن کو قبول کرنے کیلیئے تیار نہیں ہوتے، مطلب کہ
جو عالمی استحصالی سامراج ہے اسنے مسلم امت کے اندر رد قرآن کے طور پر جو علوم روایات
ایجاد کرائے ہوئے ہیں ان امامی علوم کے تیار شدہ فاضل علما اور مسلم لوگوں نے خود اپنے
قرآن سے مسائل حیات لینا سیکھنا بند کیا ہوا ہے، مزید برآن یہ مولوی عالمی سامراج کے حکم
پر سوویت یونین کے معاشی مساوات والے نظام کو کافر کہکر افغانستان میں معاشی برابری
کے نظام کو ختم کرانے میں انکی نوکری بھی کرچکا ہے

سمجھنا چاہیئے کہ قران کسی مولوی کی ذاتی پراپرٹی نہیں ہے یہ
کتاب ھدی للناس جملہ انسانوں کی فلاح کیلیئے ہے، اس کتاب کے قوانین دنیا بھر کے
مظلوموں ستائے ہوئے لوٹے ہوئے مستضعفین کمزور بنائے ہوئے لوگوں کیلیئے ہیں۔
اسلیئے عالمی لٹیرے ضرور ضرور اس انقلابی کتاب کو دنیا سے گم کرنے کے حیلے کرتے رہیں
گے اگر وہ اللہ کی حفاظت کے انتظاموں کے مقابلہ میں قرآن کو گم نہیں کرسکے تو اس کتاب
کی معنوی تعبیرات میں امامی علوم کی تاویلات اور تشریحات سے اسمیں اپنے اغراض کی
تفسیریں کرا رہے ہیں ساتھ ساتھ پرانے سامراج کی بنوائی ہوئی حدیثوں کہ قرآن سات
قرائتوں میں نازل کیا گیا ہے کی آڑ لیکر اب ان قرائات والے اضافی حروف کی ملاوٹ سے
یہودیوں نے جیسے اپنی کتاب میں یحرفون الکلم عن مواضعہ تحریفیں کی تھیں اب حکومت
سعودی مصری کویتی اور حدیث پرست لوگ سب ملکر عالمی سرمایہ دار لٹیروں کے حکم پر
ملاوٹ والے قرآن شائع کرچکے ہیں۔ اسلیئے دنیا بھر کے مزدوروں محنت کشوں کمزور بنائے
ہوئے لوٹے ہوئے مسکینوں کو دعوت دیتا ہوں کہ قرآن، آپ اور ہم سب کا محافظ کتاب

ہے اسلیئے اٹھو آؤ اسے ملکر بچائیں اور معاشی مساوات کا انقلاب لانے کیلیئے صحیح اور سچے امام
قرآن، کا قانون دنیا میں نافذ کریں سوچو میں نے لوگوں کے تشویش کی بات کی ہے تو اس کا
جواب یہ ہے کہ لٹیرون کی دنیا کو، برادری کو، یہ بھی یقین ہے کہ کتاب قرآن میں اتنی تو
مقناطیسیت ہے جو اگر مسلم امت والے لوگ امامی علوم کے نرغے میں پھنسے رہنے کی وجہ
سے قرآن کی طرف توجہ نہیں بھی کرینگے پھر بھی انکو ڈر ہے کہ کہیں یورپین لوگ نہ
قرآن کو اٹھاکر یوم یقوم الناس لرب العالمین یعنی پوری انسانی آبادی جہانوں کی ربوبیت
کے لئے لٹیروں کے خلاف اٹھ کھڑی ہوگی، اس قرآنی پیش گوئی کو سچا کر دکھائیں اسلیئے
قرائتوں کے حوالوں سے ملاوٹوں کے حیلے سب اسی ڈر کے مارے کیئے جا رہے ہیں تاکہ
قرآن کی جو خصوصیت ہے کہ وہ نزول کے زمانہ سے لیکر آج پندرہویں صدی تک بھی
ٹس سے مس نہیں ہوا مکمل صحیح سالم وہی نسخہ ہے جو اللہ سے رسول کو ملا تھا

جنہوں نے موت کو راہ حیات جان لیا
وہ رسن و دار سے بھی بانکپن سے گذرے ہیں
ہم نبھاتے ہی رہے دار و رسن کی رسمیں
کفر سے پوچھ یہاں وارث قرآن ہیں ہم

امت مسلمہ کے زعماء اور بہی خواہوں کی خدمت میں عرض ہے کہ اللہ عزوجل نے جب
ہمیں خیر امت کے لقب سے نوازا، اور اس اعزاز کی غرض و غایت یہ بتائی کہ کنتم خیر
امت اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنہون عن المنکر وتومنون
باللہ (3_110) یعنی اے جماعت مؤمنین! تمہیں پوری انسان ذات کیلیئے میدان میں
لایا گیا ہے کہ تم جملہ انسانوں کیلیئے ایسا نظام قائم کرو جو تم اس سے معروف احکام وقوانین
کے آرڈر نافذ کرو اور منکرات کو اپنی قوت اقتدار سے روکو، اس عظیم ذمہ داری کے لئے
لازم ہے کہ پہلے آپ بھی قرآن کی سمجھائی ہوئی ان اوامر اور نواہی کی صداقتوں پر خود بھی
ایمان لائو! اور ساتھ ساتھ یہ بھی حکم دیا کہ وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ
ولاتتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ ذالکم وصاکم بہ لعلکم تتقون
(6_153) _خلاصہ) یعنی اللہ کی عطا کی ہوئی صراط مستقیم ہی میری صراط ہے پھر تم سب
اس کی اتباع کرو اسکے علاوہ دوسرے راستوں کو نہ اپناؤ، دوسرے سارے راستے تمہیں اللہ
کی اس صراط مستقیم سے الگ کرکے فرقوں کے عذاب عظیم میں مبتلا کردینگے (3_105)
شروع اسلام میں امت مسلمہ قرآن حکیم کے ان احکام پر عمل پیرا ہو کر وادی حجاز سے لیکر
افریقہ ایشیا یورپ تک پھیل گئی اور عالمی لیول کی طاقت بنکر بلا شرکت غیرے ساتویں
صدی تک بگ پاور بنی رہی لیکن جب سے امت مسلمہ والے اپنی درسگاہوں کے نصاب

تعلیم سے زندہ اللہ حی و قیوم کی کتاب قرآن کو نکال کر اسکی جگہ مردہ اماموں کے قرآن مخالف علوم لے آئے اس وقت سے عالمی حاکمیت تو گئی اسکی جگہ اغیار کے غلام بھی ہو گئے اور امامی تعلیم کی فرقہ سازی سے صدیوں سے لیکر آج تک ایک دوسرے کو قتل کرتے آرہے ہیں اسلیئے غلامی کی لعنت سے نجات اور آپس کی قتل وغارتگری سے چھوٹکارے اور فرقوں سے نجات کا واحد راستہ یہ ہے کہ ہم نے اپنی اور آئندہ نسلوں کی بھلائی کیلیئے، فلاح کیلیئے دینی تعلیم حاصل کرنے کا واحد ماخذ اور اصل صرف اللہ کی کتاب قرآن حکیم کو بلاشرکت غیرے بطور نصاب کے تسلیم کریں اور پرانے سامراج کی امامی تعلیمات سے لوگوں کو بچائیں جنہوں نے آج تلک یہ سمجھایا ہوا ہے کہ

زندہ اللہ کا قرآن مردہ لوگوں کے ایصال ثواب کے لئے پڑھو

اور زندہ انسانوں کیلیئے انکے مردہ اماموں کی تعلیمات کو پڑھو

دنیا کی سابق مفتوحہ عالمی طاقتوں نے بطور انتقام کے امت کے صفوں میں جو اپنے دانشور امامت کے نام سے فٹ کئے تھے انہوں نے زیر زمین جو علوم تفرق اور تشتت کی خاطر ایجاد کئے تھے ان علوم میں میرٹ اور صلاحیت کے عوض نسل پرستی، خاندانی تفوق، شخصیت پرستی، کی فلاسفی اور اب کوئی بتائے کہ ان مرے ہوئے روایت ساز اماموں اور خلاف قرآن فقہ ساز مردہ اماموں سے کسطرح سوالات کریں کے تم نے یہ خلاف قرآن عورتوں کو ذلیل کرنے والی فلاسفی کیونکر امت مسلمہ کے سرپر ماری !!! اور کن لوگون کے کہنے پر ایسا کیا؟ مطلب اس گذارش سے یہ ہے کہ قرآن، اللہ حی و قیوم دائم قائم زندہ ہستی کی کتاب ہے جسکی چیلنج ہے کہ ہم سے جب بھی کوئی مثال پوچھوگے، سوال پوچھوگے، ہم اس کتاب سے اسکا بہت خوبصورت جواب دینگے، گویا کہ یہ کتاب اپنی علمی جامعیت کی بناپر ایک زندہ ہستی کی طرح ہے جسکے ہاں سے ہر سوالی کو ہر وقت جواب مل جاتا ہے، اہل علم لوگ بخوبی جانتے ہونگے کہ قدیم سامراج کے اتحاد ثلاثہ یہود مجوس و نصاری کے کرایہ والے دانشوروں نے اپنی گھڑی ہوئی روایات سے قرآن حکیم کی سینکڑوں آیات کو منسوخ بھی مشہور کیا ہوا ہے۔ بہت سوچنے اور سمجھنے کی بات ہے کہ مسلم امت کے چھوٹے بڑے فرقے دیوبندی. بریلوی اہل حدیث شیعہ سب لوگ ایک دوسرے کے افراد کو قتل کرنے کے حد تک آپس میں ٹکرے ہوئے ہونے کے باوجود اپنے دینی مدارس میں ایک ہی قرآن دشمن نصاب بنام درس نظامی پڑھاتے ہیں جو نصاب امامی روایات اور فقہی ملغوبوں پر مشتمل ہے یہ آپس میں کشت وخون میں مصروف و مشغول سارے فرقے اس وقت اپنے اختلاف بھلا کر متحد ہو جاتے ہیں جب کوئی شخص یہ منادی کرتا ہے کہ انسانی مسائل حیات کا حل صرف قرآن میں ہے اور قرآن کے مقابل سارے علوم سامراجی مفادات کی حفاظت کرتے ہیں تو ایسے وقت میں ان جملہ فرقوں والے لوگ آپس کے اختلافات کو ایک طرف کرکے قرآن کی بات کرنے والے کے خلاف اتحاد قائم کرلیتے ہیں۔ ان مولویوں ملاؤں کو مذہب کے ان ٹھیکیداروں کو قرآن کھول کھول کر کہتا ہے کہ علم الحدیث جسکے وارث ہونے کی تم لوگ دعوی کرتے ہو وہ حقیقی اور اصلی علم حدیث تو انه لقرآن كريم فى كتاب مكنون لايمسه الاالمطهرون تنزيل من رب العالمين یعنی وہ قرآن معزز کتاب جو بڑی محفوظ ہے جسکے علمی معراج تک ذہنی پاکیزگی کے سوا پہنچا نہیں جا سکتا جسکی تنزیل رب العالمین کی جانب سے ہے

ایسے قرآن کا مقابلا کرنے کے لئے

استحصال کے جواز کی تعبیریں اور پرائی کمایوں پر وجود میں آنیوالے مترفین طبقوں کی حمایت میں من گھڑت علم روایات اور فقہوں کے امام لوگ قرآن کے مقابلہ میں لے آئے انکی روایات نے جو کرتب دکھائے ان سے علم قرآن جو اللہ حی و قیوم کا کلام ہے جسمیں اللہ نے اپنے بندوں کو بلا بلا کر حکم دیا ہے کہ فليستجيبولى (2_186) استجب لكم (60_ 40) آؤ مجھ سے جب چاہو ہر وقت سوالات کے ذریعے جواب مانگو میں ضرور ضرور تمہارے ہر سوال کا جواب دونگا، اور وہ جواب بھی ایسا جو ولاياتونك بمثل الاجئناك بالحق واحسن تفسيرا (33_ 25) یعنی کوئی بھی شخص ایسا کوئی سوال اور مثال نہیں لاسکتا جسکا نہایت ہی خوبصورت جواب ہم نہ دے سکتے ہوں اس سے یہ ثابت ہوا کہ جسطرح اللہ زندہ ہے جسکے علم اور قانون کے لئے فرمایا گیا ہے کہ وتوكل على الحى الذى لايموت (57_65) یعنی اس باری تعالی کے علم پر کتاب پر بھروسہ کر جو اللہ ہر دم زندہ ہے اور جسکو موت کبھی بھی نہیں آئے گی، تو علم روایات ایجاد کرنے والوں نے ایصال ثواب کے ڈھکوسلوں سے زندہ اللہ کا کلام مردہ لوگوں کیلیئے مخصوص کردیا، اور جو روایت ساز اور فقہ ساز امام کہلانے والے لوگ خلاف قرآن علوم بناکر سارے کے سارے مرگئے تو ان مردہ لوگوں کے علوم کو زندہ لوگوں کے حوائج دینی کا علم قرار دیا گیا، یعنی آج انکے فقہوں اور روایات کے حوالوں سے اگر ہم سوالات کریں کہ عورتوں کو نکاح کے مہر میں جو کچھ دیا جاتا ہے وہ قرآن کیمطابق **واتوا النسا** صدقاتهن نحله س(4_4) یعنی عورتوں کو دیا جانے والا مہر یہ بلامعاوضہ کا تحفہ ہے لیکن تمہارے امامی علوم نے مہر کو عورت کے عضو مخصوص کا عوض کردیا اور عضو انسانی کو ملکیت قرار دیتے ہوئے ملک بضعہ قرار دیکر اسے بازار کا سودا بنادیا افبهذاالحديث انتم مدهنون کیا تم ان قرآنی احادیث کا نام چوری کرکے، قرآن میں خیانت کرکے،

قرآنی تعلیمات کے اندر مداہنت سے کام لیتے ہو!! وہ بھی اسطرح کہ وتجعلون رزقکم انکم تکذبون (77_76_56) تم اپنے پیٹ کا دوزخ بھرنے کیلیئے قرآنی حقائق کو بیچ کر کھاتے ہو!! تمہاری روزی کا ذریعہ صرف جھوٹ ہے!! تم لوگ اسے اگر مگر چونکہ چنانچہ کی لگی لپٹی باتوں سے قرآن کا نام احسن الحدیث (23_39) چرا کر اسے دشمنان قرآن دانشوران آتش پرستوں کی خرافاتی روایات (6_31) پر فٹ کردیا ہے!!! اگر یہ ہماری شکایات ان منکرین قرآن سے متعلق غلط ہیں اور ان لوگوں کو اگر بہر صورت انکی والی امامی روایات کو حدیث رسول کا لقب دیکر انہیں کو دین قرار دینا ہے اور اپنے آپکو حکم قرآن اطیعو الرسول کا پیروکار ثابت کرنا ہے تو ایسے لوگ بتائیں کہ قرآن حکیم جو کہ پورا کا پورا انه لقول رسول کریم ج(40_ 29) ہے یعنی سارا قرآن جب احادیث رسول بنا ہوا ہے کیوں کہ صحیح اصلی پکے اقوال اور احادیث تو قرآن کی آیات ہیں پھر قرآن کی صحیح احادیث واقوال رسول سے انکو کیوں دلچسپی نہیں ہے؟ جناب والا ان منکرین قرآن کو، اسکے علاوہ جو آیات قرآن جناب رسول سے لفظ قل کے امر والے صیغہ سے کہلوائی گئی ہیں وہ آیات بھی تو بحکم خداوندی اقوال رسول ہو کر احادیث رسول بنگئیں وہ بھی اعلی درجہ کی احادیث قرار پا گئیں جنکی تعداد اندازا تین سو سے زیادہ ہے، پھر یہ لوگ فارس کے دانشوروں کی بنائی ہوئی روایات کو حدیث رسول کا نام دیکر جو شور مچائے جارہے ہیں اور فخر کے ساتھ خود کو اہل حدیث کے نام سے متعارف کراتے ہیں یہ لوگ خود سے سوال کریں کہ انہوں نے کسی بھی وقت جناب رسول کی ان قرآن سے ثابت شدہ حکم قل والی تین سو آیات والی احادیث کا کوئی مجموعہ مستند احادیث رسول کے نام سے شائع کیا؟ یا ان قرآنی احادیث کو فارس والے امامی گروہ کی احادیث کی طرح انکا جدا مجموعہ بنوا کر اسے درس نظامی میں داخل کرکے پڑھایا؟ جناب قارئین! یہ لوگ جو خود کو احادیث رسول کا عاشق اور پرستار مشہور کئے ہوئے ہیں یہ انکی دعوی سراسر جھوٹی ہے اگر واقعتاً یہ لوگ اقوال رسول واحادیث رسول کے اتنے ہی عقید تمند ہوتے جتنی یہ دعوائیں کررہے ہیں تو یقین سے یہ لوگ پورے قرآن کی اگر نہ سہی کم سے کم جو آیات قرآن، قل کے امر سے پختہ اقوال رسول بن گئی ہیں اور احادیث رسول بنگئی ہیں تو آخر کیا بات ہے جو یہ عاشقان علم رسول ان قرآنی احادیث رسول کا ذکر تک بھی نہیں کرتے" سو انکا یہ انداز ثابت کرتا ہے کہ انکی اصل جنگ قرآن سے ہے، آخر میں ہم اپنی اپیل اور گذارش کو امت والوں کی خدمت میں پھر سے عرض کرتے ہیں کہ دینی تعلیم کا اصل واحد اور ماخذ قرآن کو تسلیم کرتے ہوئے بقایا جملہ خرافاتی روایات کو ترک کیا جائے، اور امامی علوم کے فاضل علما سے صاف صاف کہدیا جائے کہ آپ لوگ صرف و نحو منطق امامی فقھوں اور روایات کے

دستار بند مولوی تو ضرور ہو لیکن قران حکیم کے مسائل حیات سے جبتک آپکا بائیکاٹ ہے اتنے تک ہم آپکو امت مسلمہ کی دینی پیشوائی کا اہل تسلیم نہیں کرتے اور اتنے تک آپکو دینی واسلامی تعلیم کا نمائندہ اور ترجمان تسلیم نہیں کرینگے جتنے تک مسائل حیات سے متعلق استفتاء، استفسارات اور سوالوں کے جوابات آپ خالص قرآن حکیم کے حوالوں سے نہیں دیتے اور اگر آپنے انّ جوابات میں امامی علوم کی روایات اور فقہی مسلکوں کی ملاوٹ کی تو آپکو ہم ہرگز ہرگز اسلام کا ترجمان اور نمائندہ تسلیم نہیں کرینگے

دامن پیر پہ رقصاں ہے مریدوں کا لہو
دامن صوفی وملا میں چھپے جام وسبو
یہ فقیہان زمانہ دین کے سوداگر ہیں
یہ تجارت ہے انہیں راس بڑے تاجر ہیں

علامہ اقبال نے بھی جس علم روایات کو، یہ امت خرافات میں کھو گئی سے تعبیر کیا ہے ان خرافاتی روایات کا بھی طائرانہ ملاحظہ فرمائیں

عرصہ دراز سے دشمنان اسلام ڈنمارک ناروے والے یا سلمان رشدی کے قلم سے جناب رسول اللہ سلام علیہ کے شان اقدس کے خلاف نہایت غلیظ قسم کی گستاخیاں کرتے آرہے ہیں۔ انکے رد میں امت مسلمہ کے غیور لوگ بھی احتجاج کرتے رہتے ہیں، لیکن ضروری معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اپنے گھر کے علوم کی بھی ۷ ۷ بین کریں کیوں کہ دشمنوں کو ان کی گستاخیوں کا سارا مواد دین اسلام کے نام سے ایجاد کردہ علوم حدیث وفقہ سے ان کو ملا ہوا ہے، جو کہ قرآن دشمن، امامی گروہ، کا ایجاد کیا ہوا ہے، جن کے نہایت مختصر حوالہ جات بطور نمونہ آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور التجا کرتے ہیں کہ ایسے علوم کو مدارس دینیہ کے نصاب تعلیم سے خارج کروا کے ان کی جگہ خالص قرآن سے استخراج جزئیات کی تعلیم امت والوں کو پڑھائی جائے۔

نیز قرآن سے ملے ہوئے مسائل حیات نہ پڑھانے والے مدارس کی رجسٹریشن پر بندش عائد کی جائے۔

علم حدیث کا جناب رسول علیہ السلام پر بہتان اور تبرا

آبادی سے دور کھجور کے باغ میں جونیہ نامی عورت لائی گئی تھی جسے رسول نے کہا کے ھبی نفسک لی، تو خود کو میرے حوالے کردے، تو اس عورت نے جواب میں کہا کے وھل تھب الملکہ نفسھا لسوقہ؟ یعنی کیا کوئی شہزادی اپنے آپ کو کسی بازاری شخص کے حوالے کر سکتی ہے؟ (حوالہ کتاب بخاری، کتاب الطلاق کی چوتھے نمبر والی حدیث) ہم اپنی طرف سے اس حدیث پر کوئی تبصرہ نہیں کر رہے۔

دوسری حدیث۔ سمعت انس بن مالك قال جائت امرأة من الانصار الى النبى ﷺ فخلا بها فقال و الله ان كن لا حب الناس الى ۔یعنی ایک انصاری عورت جناب رسول علیہ السلام کی خدمت میں آئی آپ نے اس کے ساتھ خلوت کی اس کے بعد اس سے کہا کہ قسم اللہ کے کہ تم (انصاری) عورتیں سب لوگوں میں سے مجھے زیادہ محبوب ہو۔ (حوالہ، کتاب النکاح بخاری حدیث نمبر ۲۱۸) اس حدیث پر بھی پڑھنے والے خود سوچیں میں کوئی تبصرہ نہیں کر رہا۔

قرآن سے کچھ آیات گم ہوجانے کی حدیث

اس موجود قرآن میں سے رجم کی سزا یعنی زانی مرد اور زانیہ عورت کو سنگسار کر کے موت دینے والی آیت بھی گم ہو چکی ہے اور باپ دادوں سے رغبت نہ کرنا یہ کفر ہے، یہ آیت بھی نازل ہوئی تھی جو اب گم ہو گئی ہے (حوالہ کتاب بخاری، کتاب المحاربین باب رجم الحبلی من الزنا اذا احصنت۔ حدیث نمبر ۱۷۳۰ - حوالہ دوم باب الرجم کتاب ابن ماجہ صفحہ ۱۸۳ مطبع قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) دوسری حدیث عن عائشہ قالت لقد نزلت آية الرجم ورضاعة الكبير عشرا ولقد كان فى صحيفة تحت سريرى فلمامات رسول الله ﷺ وتشا غلنا بموته دخل داجن فاكلها۔ یعنی عائشہ سے روایت ہے کہ آیت رجم اور بڑی عمر والے کو دودھ پلانے کی آیت نازل ہوئیں تھی جو میرے صحیفہ قرآن میں لکھی ہوئی تھیں جو میرے سرہانے کے نیچے رہتا تھا پھر جب رسول اللہ کی وفات ہوئی ہم اس میں مشغول ہو گئے تو گھریلو بکری داخل ہو کر وہ قرآن کھا گئی۔ (حوالہ، کتاب ابن ماجہ باب رضاع الکبیر صفحہ ۱۳۹ مطبع قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی)

جناب رسول ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے والے اصحاب رسول کی کردار کشی کی حدیث۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک بہت ہی خوبصورت عورت رسول کے پیچھے (عورتوں کی صفوں میں) نماز پڑھا کرتی تھی تو بعض لوگ جان بوجھ کر پچھلی صف میں ہٹ کر نماز میں شریک ہوتے تھے رکوع کے دوران بغلوں سے اس عورت کو جھانک کر دیکھتے تھے۔ (حوالہ جامع ترمذی جلد دوم ابواب التفسیر سورۃ الحجر کی پہلی حدیث)

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد پر جانے والے اصحاب رسول پر طنز اور تبرا والی حدیث

عن جابر قال نھی رسول اللہ ﷺ ان یطرق الرجل اھلہ لیلا یتخونھم او یطلب عثراتھم یعنی منع کی ہے رسول نے رات کو دیر سے گھر والوں کے پاس آنے سے (اس وجہ سے کہ) کوئی انکے ساتھ خیانت نہ کرتا ہو یا انکی پردہ والیوں کی جستجو میں نہ ہو (حوالہ کتاب صحیح مسلم جلد ثانی کتاب الجھاد والسیر باب کراھیۃ الطروق، مطبع قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) اس قسم کی حدیث پر بھی پڑھنے والے خود سوچیں میں اپنی طرف سے کوئی تبصرہ نہیں کر رہا۔

حدیث میں زمانہ رسول کے اصحاب کو نسل پر گالی۔

یہ حدیث کتاب بخاری کے کتاب النکاح کی ہے حدیث کا نمبر ۱۱۴ ہے اس میں نکاح کے چار اقسام گنوائے گئے ہیں جن میں سے تین اقسام کی عورتیں اپنے شوہر کے علاوہ دوسرے مردوں سے بذریعہ زنا بچے لیتی ہیں، امام بخاری نے حدیث میں نکاح کی پہلی قسم میں صرف یہ لکھا ہے نکاح ہوتا کس طرح سے تھا، حدیث میں کریکٹر پر کچھ نوٹ نہیں۔

یہ حدیث انھوں نے بی بی عائشہ کے نام سے روایت کی ہے کہ جناب رسول کو نبوت ملنے سے پہلے زمانہ جاہلیت میں نکاح چار اقسام کا ہوتا تھا غور کیا جائے کہ ان حدیث سازوں کی روایت کے مطابق جو عائشہ پیدا ہی نبوت ملنے کے بعد ہوئی ہے، حدیث میں وہ زمانہ قبل نبوت کا عرب کلچر پیش کر رہی ہے۔ اصل میں یہ ایک فن ہے علم حدیث میں تبرا کرنے کا اصحاب رسول پر۔

حکم قرآن کے خلاف جناب رسول پر الزام یعنی معصوم نابالغ بچی سے نکاح کرنے کی حدیث۔

عن عائشہ ان النبی ﷺ تزوجھا وھی بنت ست سنین و بنی بھا وھی بنت تسع سنین یعنی عائشہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے اس کے ساتھ نکاح کیا تو وہ اس وقت ۶ سال کی تھی۔ اور جب بناء کیا تو وہ ۹ سال کی تھیں۔ قرآن حکیم میں یتیم بچہ کے بالغ ہونے کی عمر نکاح کی عمر کے حوالہ سے بتائی گئی ہے اسمیں ایک ذکر ہے ذہنی رشد کا (4-6) دوسرا ذکر ہے جسمانی بلوغت کا اشد کے لفظ کے ساتھ (6-152) جبکہ قرآن حکیم نے انسانی زندگی کے تین مرحلوں کا ذکر کیا ہے ایک طفل، دوسرا اشد، تیسرا شیوخا، (40-67) اس حساب سے حدیث میں ۶ اور ۹ سال میں شادی کی بات خلاف قرآن ہے کیوں کے یہ طفولیت والی عمر ہے۔ یہ حدیث جناب رسول پر قرآن کے حکم عدولی کا الزام ہے۔ ظلم پر ظلم یہ کہ مذکورہ علم حدیث کے نام سے اب قرآن حکیم میں قرائتوں کے نام سے ملاوٹ کر کے کئی قسم کے قرآن شائع کئے گئے ہیں جبکہ ہم ہزاروں کی تعداد میں ذخیرہ حدیث سے خلاف قرآن روایات دکھا کر ثابت کر سکتے ہیں۔

ہم ملک کی اعلیٰ عدالتوں کے منصف حضرات سے اپیل کرتے ہیں کہ اللہ نے اپنی کتاب قرآن کو علم حدیث کا نام دیا ہے (39-23) فارس کے روایت سازوں نے قرآن کا یہ نام چوری کر کے اپنی گھڑی ہوئی خلاف قرآن روایات کا نام علم حدیث رکھا ہے یہ چوری ان سے چھین کر قرآن کو واپس دلائی جائے اور یہ کے علم روایت گھڑنے والوں نے اپنے اس علم کا نام سنہ بھی رکھا ہے، قرآن میں سنہ کا ذکر 15 بار آیا ہے جن میں سے اندازاً دس عدد بار اللہ نے لفظ سنہ کی نسبت اپنی طرف کی ہے اور پانچ عدد گذری ہوئی قوموں کے کلچر اور رواج کی طرف، اور اللہ نے قرآن کو قول رسول بھی کہا ہوا ہے یعنی پورا قرآن علم حدیث ہے مطلب کہ علم روایات کو سنت کا نام دینا بھی خلاف اسلوب قرآن ہے۔

ہماری فریاد ہے کہ اسلامی تعلیمات کا ماخذ اور اصل واحد صرف کتاب قرآن حکیم بلاشرکتِ غیرے تسلیم کیا جائے۔ ساتھ ساتھ جو صدیوں سے اسلام دشمن مافیائی تحریکوں نے بجائے اکیلے قرآن کے اور بھی مزید تین عدد اصول علم روایات، قیاس اور اجماع کو بھی شرک بالقرآن کا ارتکاب کرتے ہوئے نتھی کیا ہوا ہے ان تینوں کو قرآن حکیم کے دلیل سے جو اس فریاد کے شروع میں دی ہوئی آیت ہے اسکے حکم سے رد کیا جائے اور ممنوع قرار دیا جائے۔

عالی جناب! علم روایات اور اس سے ماخوذ تاریخ اور مستنبط امامی علوم نے قرآن حکیم کے جملہ انقلابی واصلاحی اعلانات کو مسخ کیا ہوا ہے، جیسے کہ حکم قرآن وان لیس للانسان الا ماسعی (53،39) یعنی جو محنت کرے اتنا ہی پائے۔ اور زندگی کی جملہ چیزیں وقد رفیھا اقواتھا فی اربعة ایام سواء للسائلین 10_41، یعنی سب چیزیں سب لوگوں میں برابری کے اصولوں پر تقسیم کرنی ہونگی، کمسن بچوں کے نکاحوں پر بندش عائد کرنے کیلئے نکاح کی عمر قرآن حکیم نے ذہنی رشد (6_4) اور جسمانی طور پر پکی جوانی (40_67) (6_152) (46_15) کو پہنچنا لازم قرار دیا ہوا ہے۔ جبکہ علم روایات نے قرآن کے ایسے انقلابی احکامات کو توڑنے کیلئے اور تو اور خود جناب رسول کی شادی خلاف حکم قرآن گڑیوں سے کھیلنے والی چھ سال کی کمسن بچی سے کرائی ہے ایسے وقت میں جو رسول کی اپنی عمر اسوقت پچپاس سال سے اوپر بنتی ہے۔

جناب حکمران مملکت! آج جب کمسن بچیوں سے بڑی عمر والے مردوں خواہ چھوٹی عمر والے نابالغ لڑکوں کی شادیاں کرنے پر حکومت پاکستان ایسی شادیاں کرانے والوں کو اور نکاح پڑہانے والے ملاؤں کو اور جرگوں میں ایسے فیصلے کرنے والے سماجی وڈیروں کو گرفتار کر رہی ہے تو پھر اس قسم کے خلاف قرآن علوم یعنی حدیثوں اور فقہوں کے پڑھنے پڑھانے پر انہیں گرفتار کیوں نہیں کیا جاتا اور انکے علوم والی خلاف قرآن کتابوں کی اشاعت پر بندش کیوں نہیں عائد کی جاتی حکومت کی ایسی ڈبل پالیسی پر تو چھوٹی عمروں میں شادیاں کرنے کرانے والے لوگ اپنی گرفتاریوں کے خلاف خود سرکار کی اس ڈپلومیسی کو اپنے بچاؤ کی ڈھال بنالینگے

جناب حکمران مملکت! یہ علم روایات ایجاد کرنے پر خود کو امام کہلانے والے لوگ اسلام کے دشمن ہیں انکی نظریاتی برادری والی گینگ نے اصلی تاریخی حقائق کو ہلاکو کے حملہ کے ایام میں دریاء دجلہ میں دریا برد کردیا نیز جلاکر بھی صفحہ ہستی سے گم کردیا پھر جناب رسول کے پہلے خلیفہ کا نام بقول انکے عبداللہ تھا، بجاء اسکے انکی کنیت ابوبکر تجویز کرکے

مشہور کی گئی جسکی معنی ہے کنواری لڑکی کا باپ یہ تلمیح ہے تبرا کے مفہوم کی۔ دوسرے خلیفہ کے اصل نام عمر کے ساتھ فاروق کا لقب جوڑدیا جسکی معنی ہے ڈرپوک اور بزدل تیسرے خلیفہ کا اصل نام گم کرکے اسکا نام عثمان قرار دے دیا جسکی معنی ہے سانپ کا بچہ، اور جسے چوتھا خلیفہ قرار دیا اسکا نام اللہ کے صفاتی ناموں میں سے نام رکھا علی، جسکی معنی ہے بلند، بالا۔ اور پانچواں خلیفہ جسے قرار دیا ہوا ہے اسکا بھی اصل نام دریاء دجلہ کے ذخیروں میں ڈبودیا گیا اور جو اسکا نام انکی روایات اور تاریخ بنانے والوں نے تجویز کیا ہوا ہے وہ بھی تبرائی ذہنیت کی تسکین کے لئے "معاویہ" قرار دیا جسکی معنی ہے کتے کی بھونک، لومڑ کی آواز، گیدڑ کی آواز وغیرہ۔ جناب والا! قرآن حکیم کا جو فرمان ہے کہ بئس الاسم الفسوق بعدالایمان (11_49) یعنی ایمان لے آنے کے بعد بھی برے ناموں کو جاری رکھنا یہ بہت ہی برا کام ہے۔ سو اگر بالفرض لوگوں کے نام قبل اسلام زمانہ جاہلیت میں برے نام رکھے بھی گئے ہونگے تو یقین سے جناب رسول علیہ السلام نے اس حکم قرآن پر عمل کرتے ہوئے ان برے ناموں کی جگہ اچھی معنائوں والے نام رکھے ہونگے تاکہ قرآن کے عتاب و من لم یتب فاولائک ھم الظالمون (11_49) سے بچا جاسکے پھر کوئی بتا سکتا ہے کہ بعد وفات رسول یہ بری معنائوں والے نام کب اور کیسے اور کن لوگوں نے روایات میں فٹ کردئے؟

عالی جناب! اللہ نے قرآن میں جو زمین میں ودیعت کئے ہوئے روزگار کو لوگوں میں برابری کی بنیادوں پر تقسیم کرنے کا حکم دے رکھا ہے کہ "وقدر فیھا اقواتھا فی اربعة ایام سواء للسائلین (10_41) تو روایات کا علم گھڑنے والوں نے جناب رسول علیہ السلام پر حکم قرآن کی انحرافی کا الزام لگایا ہے کہ آپ نے اپنے صحابی زبیر کو جو جاگیر عطا کی تو اس کیلئے حدیث کے الفاظ ہیں کہ عن ابن عمران النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقطع الزبیر حضر فرسه بارض یقال لھا ثریر فاجری الفرس حتی قام ثم رمی سوطه فقال اعطوه حیث بلغ السوط "فتح الربانی مسند احمد جلد 15 صفحہ 135) یعنی ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول علیہ السلام نے جاگیر کے طور پر زمین عطا کی زبیر کو علائقہ ثریر کی، جتنے تک اسکا گھوڑا چل سکے، پھر زبیر نے چلایا گھوڑے کو اتنے تک جو وہ چلتے چلتے کھڑا ہوگیا، پھر زبیر نے وہاں سے آگے کی طرف اپنا چابک پھینکا، پھر رسول اللہ نے حکم دیا کہ اسے اتنی تک زمین دی جائے جتنے تک اسکا چابک پہنچا ہے۔

جناب حکمران مملکت! عالمی سرمایہ داروں نے قرآن حکیم کے فلسفہ معاشیات وان لیس للانسان الاماسعی (53_39) جو جتنا کمائے اتناہی پائے، اور حکم قرآن کہ واللہ فضل بعضکم علی بعض فی الرزق فما الذین فضلو ابرادی رزقھم علی ما ملکت ایمانھم فھم فیہ سواء (16_71) خلاصہ، اللہ نے کچھ لوگوں کو کچھ پر روزگار کمانے کے ہنر میں زیادہ فضیلت دی ہے، لیتخذ بعضھم بعضاً سخریا (43_32) اس لئے کہ ذہن کا ہوشیار آدمی جسمانی طور پر مضبوط لیکن ذہنی طور پر کم ہوشیار آدمی سے کام لے سکے جس سے دنیا کا کاروبار چل سکے۔ پھر جو لوگ اپنی ذہنی فضیلت سے کم ذہن والوں سے زیادہ کمالیتے ہیں انہیں اپنا زیادہ کمایا ہوا مال کم کمائی والے ماتحتوں کو لوٹا کر دینا ہے اسلئے کہ وہ ضروریات زندگی کے معاملہ میں انکے برابر ہیں۔ حکومت پاکستان کے متعلق یہ جانتے ہوئے کہ یہ ملک عالمی سرمایہ داروں کے قرضوں تلے دبا ہوا ہے اسکے باوجود آپ سے یہ درخواست اس بنا پر کر رہے ہیں کہ شاید آپ حکمرانوں کا ذہن و ضمیر قرآن حکیم کے انسان دوست قوانین سے وفا کرے۔

جناب والا! پرانے سامراج کی عالمی سرمایہ دار شاہی اور جاگیر دار شاہی نے شروع اسلام سے لیکر اپنے لے پالک دانشوروں کو امامت کے القاب دیکر ان سے اس قسم کی حدیثیں اور فقہیں قرآنی تعلیم کے رد میں تیار کروا کرامت والونکو دینیات کے نصاب تعلیم کے طور پر پڑھنے پڑھانے کیلئے دی ہوئی ہیں، اسلئے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ اسلامیات اور دینیات کی تعلیم کیلئے ان قرآن دشمن امامی علوم کو نصاب تعلیم سے خارج کیا جائے۔ سرکاری تعلیمی اداروں خواہ پرائیویٹ طور پر دین کے نام سے چلنے والے مدارس عربیہ کے منتظمین کو پابند کیا جائے کہ وہ اپنے نصاب تعلیم سے امامی علوم کو خارج کرکے صرف قرآن حکیم سے دین سمجھائیں اور سکھائیں۔ اور فقہی جزئیات کے استخراج کیلئے قرآن کو واحد اصل اور ماخذ تسلیم کریں ان اماموں کی اسلام دشمنی کی ان گنت مثالیں دی جا سکتی ہیں بلکہ ہم اپنی متعدد کتابوں میں ایسی مثالیں لکھ بھی چکے ہیں۔ یہاں اپنی فریاد کے اختتام پر میں ان حدیث سازوں کی اسلام دشمنی کا صرف ایک مثال عرض کئے دیتا ہوں۔ امام بخاری نے رسول اللہ کی ایک شادی خلاف قرآن چھ سال کی بچی سے کرائی ہے اور اس بچی کے نام پر ایک حدیث بھی بنائی ہے کہ وفات رسول کے بعد ایک شخص عائشہ کے بھائی کو لیکر اسکے گھر میں داخل ہوا اور مطالبہ کیا کہ وہ اسے رسول کے غسل کرنے کا طریقہ سکھائیں تو عائشہ نے وہیں کے وہیں پانی منگوا کر رسول کے غسل کی طرح خود غسل کرکے دکھایا حدیث میں درمیاں میں حجاب کا بھی ذکر کیا گیا ہے ساتھ ساتھ سیکھنے کیلئے آئے ہوئے آدمی کا یہ قول بھی ہے کہ

عائشہ نے اپنے سر پر پانی بہایا یعنی حجاب کے باوجود اسنے سر پر پانے ڈالنے کو دیکھا (بخاری حصہ اول کتاب الغسل باب الغسل بالصاع ونحوہ حدیث نمبر 246۔ کتاب الغسل کی چوتھی حدیث) پڑھنے والے اس گستاخانہ حدیث پر خود سوچیں کہ یہ حدیثوں والا علم، دین سکھا رہا ہے یا جناب رسول اور اس کی اہلیہ پر تبرا کر رہا ہے۔ خلاصہ فریاد کہ ان قرآن دشمن امامی علوم پر پابندی عائد کی جائے ازروء حکم قرآن کہ اتبعوا ماانزل الیکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء قلیلا ما تذکرون (3_7)

فریادی
عزیز اللہ بوہیو
ویلج خیر محمد بوہیو—Po
براستہ نوشہرو فیروز سندھ

قرآن حکیم کی تفہیم میں حکومت سعودیہ کی خیانت

اہل حدیث فرقہ کے ماہوار رسالہ رشد لاہور کے قرائات نمبر حصہ اول میں جو انکشاف کیا گیا ہے کہ حکومت سعودیہ کے پبلشنگ ادارہ مجمع ملک فہد نے علم حدیث میں بتائی ہوئی بات کہ قرآن سات قرائتوں میں نازل ہوا ہے اسکے اتباع میں متعدد قرآئات کو قرآن میں شامل کرکے کئی نسخے جدا جدا قرائتوں والے شائع کئے ہیں اور ادارہ مزید بھی ایسے نسخے چھپوانے کا پروگرام رکھتا ہے، اس عمل میں یہ اہل حدیث لوگ بھی اسکی معاونت کرینگے۔ بھر حال اب تک تو میں ایسے تحریفی نسخے حاصل نہیں کر سکا البت میرے پاس سعودیہ کے مجمع ملک فہد ادارہ کے دو عدد جدا جدا نسخے قرآن حکیم کے موجود ہیں، ایک براہوئی زبان میں ترجمہ والا ہے دوسرا بغیر ترجمہ کے ہے۔ جاننا چاہیے کہ رموز اوقاف کے سلسلہ میں علماء قرآن نے یہ لکھا ہے کہ متن قرآن میں جس جگہ ج لکھا ہوا ہو اس مقام پر ٹھیرنا اچھی بات ہے اگر کوئی رکے بغیر آگے چلا جاتا ہے تو کوئی گناہ نہیں۔ سو قرآن حکیم کی سورت یوسف کی آیت نمبر 24 میں براہوئی زبان میں ترجمہ والے نسخہ میں نیز دنیا بھر کے دیگر مطابع کے شائع کردہ نسخوں میں جملہ ولقد ہمت بہ کے اوپر درمیان میں ج کا وقف لکھا ہوا ہے لیکن مجمع ملک فہد کے شائع کردہ بغیر ترجمہ والے دوسرے نسخہ میں یہ وقف والا ج جملہ وہم بہا، کے بعد لکھا گیا ہے پہلی سورت میں معنی یہ بنتی ہے کہ عزیز مصر کی بیوی نے جناب یوسف علیہ السلام سے برائی کا ارادہ کیا" اگر یہ جیم جو دوسرے نسخہ کے مطابق وہم بہا کے بعد میں لکھا گیا ہے، اسکی معنی یہ بنے گی کہ یوسف علیہ السلام نے عزیز مصر کی بیوی سے برائی کرنے کا ارادہ کیا!!! اب کوئی بتائے کہ حکومت سعودی رموز اوقاف کے حوالہ سے مفہوم قرآن میں یہ ہیرا پھیری کیوں کر رہی ہے۔ کس کے حکم پر کر رہی ہے؟ حکومت سعودی والوں نے یہ اللہ کے نبی کی عصمت پر حملہ کیا ہے،

چو کفر از کعبہ برخیزد کجاماند مسلمانی

دیکھنا شاہی قباؤں کا تماشہ دیکھنا

وقت کے دامن پہ ہوگا تاجداروں کا لہو